فتنۂ شرک و بدعت اور اتحاد اسلامی

از مہدی الرضوی

گذشتہ سے پیوستہ

اسی تسلسل کلام میں مولا نے "کفر" کی بھی تشریح فرما کر حق و باطل میں تمیز کا شعور ہم امتیوں کو عطا کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا:

وَالْکُفْرُ عَلٰی اَرْبَعِ دَعَائِم ۔

(الف) عَلَی التَّعَمُّق ۔

(ب) وَالتَّنَازُع ۔

(ج) وَالزَّیْغ ۔

(د) وَالشِّقَاق ۔

اور کفر کے بھی چار ستون ہیں ۔

(الف) فضول کی کرید ۔

(ب) نزاع (OBJECTION)

(ج) حق سے انحراف ۔

(د) پھوٹ اور دشمنی

فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ یَنِبْ اِلَی الْحَقِّ

پس جس نے فضول باتوں کی کرید میں وقت ضائع کیا وہ حق کی طرف نہیں پلٹا۔

وَمَنْ کَثُرَ نِزَاعُہ بِالْجَهْلِ : دَامَ عَمَاہ عَنِ الْحَقِّ

اور جو جہالت کے باوجود بکثرت بحث و تکرار میں الجھا رہا وہ راہ راست کی روشنی سے محروم رہا۔

وَمَنْ زَاغَ ، سَاءَتْ عِنْدَہ الْحَسَنَۃُ ، وَحَسُنَتْ عِنْدَہُ السَّیِّئَۃُ ، وَ سَکِرَ سُکْرَ الضَّلَالَۃ

اور جو حق سے پھر گیا ، اسکی نظر میں اچھائیاں برائی بن گئیں اور برائیاں اچھائی اور گمراہی کے سیاہ بادلوں نے اسے گھیر لیا۔

وَمَنْ شَاقَّ وَعُرَتْ عَلَیْہِ طُرُقُہ وَاَعْضَلَ عَلَیْہِ اَمْرُہ وَضَاقَ عَلَیْہِ مَخْرَجُہ

اور جس نے افتراق و دشمنی کا طریقہ اختیار کرلیا اس پر اسی کے راستے دشوار ہوگئے اور کاروبار سخت اور ان سے چھٹکارا پانا مشکل ہو گیا۔

اسی ضمن میں مولا [ع] نے اہل شک و نفاق کی بھی صفتوں کا تعارف کرایا ہے۔

ارشاد ہوا :-

وَالشَّکُّ عَلٰی اَرْبَعِ شُعَبٍ

اور شک [ونفاق] کے بھی چار ستون ہیں ۔

(الف) عَلَی التَّمَارِیْ ۔

(ب) وَالْھَوْلِ ۔

(ج) وَالتَّرَدُّدِ ۔

(د) وَالْاِسْتِسْلَام ۔

(الف) خود نمائی کے لئے بحث و مقابلہ ۔

(ب) بلا وجہ کا ڈر ۔

(ج) فکر و تشویش ۔ اور

(د) غلامی باطل ۔

فَمَنْ جَعَلَ الْمِرَاءَ دِیْنًا لَمْ یُصْبِحْ لَیْلُہ

پس جس نے بلا وجہ بحث و

rekhta

مجادلہ کو دین سمجھا اسکی رات (گمراہی) نے صبح (حق کی روشنی) نہیں دیکھی ۔

وَمَنْ هَالَهُ مَابَيْنَ يَدَيْهِ ، نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ

اور جسے سامنے کی چیزوں سے خوف طاری ہو گیا وہ پچھلے پیروں پلٹ گیا۔

وَمَنْ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَطِئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيَاطِينِ

جو شک و شبہ میں پھنس گیا اسے شیاطین کے قدموں نے روند ڈالا۔

وَمَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، هَلَكَ فِيهِمَا ۔

اور جو دنیا وآخرت کو تباہ کر ڈالنے پر آمادہ ہو گیا وہ دونوں جگہ مرگیا۔

عبد و معبود کے رشتہ کو "ایمان" کہتے ہیں ۔ یہ رشتہ حقیقی اور دائمی ہے ۔ کون اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ اللہ خالق اور بندہ مخلوق ہے "اللہ رازق اور بندہ مرزوق ہے ، اللہ حاکم اور بندہ محکوم ہے ؟ خدا اور بندے کا یہ رشتہ کسی کے ماننے یا نہ ماننے کا محتاج نہیں ۔ چار و ناچار کل کائنات اس رشتہ کی پابند ہے ۔"ایمان" نام ہی الہیّت خدا اور للّہیت بندہ کا۔"اِلہ" کے معنی حاکم مطلق اور قابل پرستش ہونا ، اور "اللہ" کے معنی وہ مخصوص و منفرد

عبد و معبود کے رشتہ کو "ایمان" کہتے ہیں ۔ یہ رشتہ حقیقی اور دائمی ہے ۔ کون اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ اللہ خالق اور بندہ مخلوق ہے ۔

ذات جو قابل پرستش ہے :"لا الٰہَ اِلاّ اللہ" کے معنی ہیں سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے کوئی حاکم اور قابل عجز و نیاز نہیں ۔" کسی بھی خارجی یا داخلی طاقت کا حق نہیں کہ وہ انسان کا سر اپنے سامنے جھکائے یا اس پر حکومت کرے ، اور اس کلمہ کا اقرار کرلینے کے بعد مومن پر یہ بات حرام ہو جاتی ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی بھی خارجی یا داخلی طاقت کی محکومیت کو قبول یا برداشت کرے یااسکے آگے سر جھکائے ۔ اللہ کی حکومت سے مراد قانون شریعت کا نفاذ : خارجی طاقت سے مراد انسان یا جنّات یا فرشتے یا وہمی وجود (بھوت ، پریت وغیرہ) اور "داخلی طاقت" سے مراد ہوا و ہوسِ نفسانی ہے ۔ لہذا مسلمان اور مؤمن ہونے کی پہلی شرط ہے کہ تمام داخلی و خارجی طاقتوں کی فرماں روائی سے انکار کر دیا جائے ؛ اور جہاں عملی طور پر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایسی تمام طاقتوں اور ان کے قوانین اور مطالبات کو باطل اور ناپسندیدہ قرار دے کر حتی الامکان زندگی کے تمام امور میں خدائی احکام کی پیروی کا التزام اور اہتمام کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ؛ اور جہاں پرستش کا مطالبہ سامنے آجائے تو وہاں جہاد فرض ہو جاتا ہے ؛ اور اس سے منہ موڑنا کفر اور اس میں پس و پیش یا تردد کا مظاہرہ کرنا نفاق کی دلیل ہے ۔

(باقی آئندہ)